شمس العلماء قاضی عبید اللہ اورینٹل لائبریری مدراس
کے
اردو مخطوطات

مرتبہ

ڈاکٹر محمد غوث ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی (عثمانیہ)
ڈاکٹر افضل الدین اقبال ایم اے، پی ایچ ڈی (عثمانیہ)
لکچرار شعبۂ اردو، عثمانیہ یونیورسٹی

۱۹۸۹ء
۱۴۰۹ھ

کتاب کا نام	شمس العلماء قاضی عبیداللہ اورینٹل لائبریری مدراس کے اردو مخطوطات
مرتبین	ڈاکٹر محمد غوث و ڈاکٹر افضل الدین اقبال
سنہ اشاعت	۱۴۰۹ھ مطابق سنہ ۱۹۸۹ء (پہلا ایڈیشن)
کتابت	عبدالرزاق ★ [سرورق سلام خوشنویس]
مطبع	دائرہ الیکٹرک پریس چھتہ بازار حیدرآباد
تعداد	پانچ سو
قیمت	پانچ روپے

... ملنے کے پتے ...

۱. مدرسہ محمدی باغ دیوان صاحب ۳۲۳ ٹی ٹی کے روڈ مدراس ۶۰۰۰۱۴

۲. شرف الملک اکاڈمی ۴۴ پدوپیٹ گارڈن اسٹریٹ. مدراس ۶۰۰۰۱۴

۳. حضرت صفی الدین ادبی و مذہبی ٹرسٹ ۱۶-۹-۷۵۴/۲ پرانا ملک پیٹ حیدرآباد ۵۰۰۰۳۶

۴. حبیب اینڈ کو ۵.۴.۶۵۰ اسٹیشن روڈ نامپلی حیدرآباد ۵۰۰۰۰۱

۵. ڈاکٹر محمد افضل اقبال ۸۵۵-۳-۱۱ نیو ملے پلی حیدرآباد ۵۰۰۰۰۱

۶. سیل سکشن حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس. بیچلرز کوارٹرس
روبرو معظم جاہی مارکٹ حیدرآباد ۵۰۰۰۰۱

۷. مکتبہ جامعہ ملیہ. جامعہ نگر. نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

۸. انجمن ترقی اردو (ہند) راؤز ایونیو. نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

والد بزرگوار شمس العلماء قاضی عبیداللہ بن قاضی بدر الدولہ کا تعلق اس عربی النسل خاندان سے ہے جو نویں صدی ہجری کی ابتداء سے ہندوستان میں مسلسل علمی، ادبی، دینی اور ملی خدمات انجام دے رہا ہے۔ بقول مولوی محمد مرتضیٰ صاحب مرحوم جنوبی ہند میں اس خاندان کی وجاہت دہلی میں شاہ ولی اللہ مرحوم کے خاندان کی وجاہت سے کم نہیں۔ اس خاندان کو یہ خاص شرف حاصل ہے کہ کم از کم اٹھارہ پشت سے مسلسل مذہب کی علمی خدمتوں میں مصروف رہا ہے جس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔

شمس العلماء قاضی عبیداللہ صاحب کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے:

شمس العلماء قاضی عبیداللہ (المتوفی ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۷ء) بن قاضی بدر الدولہ (المتوفی ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء) بن محمد غوث شرف الملک (المتوفی ۱۲۳۸ھ/۱۸۲۲ء) بن ناصر الدین محمد (المتوفی ۱۲۰۶ھ/۱۷۹۱ء) بن قاضی نظام الدین احمد صغیر (المتوفی ۱۱۸۹ھ/۱۷۷۵ء) بن محمد عبداللہ شہید (المتوفی ۱۱۴۵ھ/۱۷۳۲ء) بن قاضی نظام الدین احمد کبیر (المتوفی ۱۱۰۸ھ/۱۶۹۶ء) بن قاضی حسین لطف اللہ بن قاضی رضی الدین مرتضیٰ بن قاضی محمود کبیر (المتوفی ۹۹۵ھ/۱۵۸۶ء) بن قاضی احمد بن فقیہ ابو محمد بن فقیہ مخدوم اسماعیل بن فقیہ مخدوم اسحاق بن فقیہ عطاء احمد شافعی اس کے اوپر کا نسب ہنوز تحقیق طلب ہے۔

والد مرحوم شمس العلماء قاضی عبیداللہ اپنے وقت کے بڑے عالم اور علوم دینی کے زبردست ماہر تھے۔ برٹش حکومت کی جانب سے ۱۲۹۷ھ/۱۸۷۹ء میں آپ کو جب کہ آپ صرف ۲۱ سال کے تھے مدراس پریسیڈنسی کا صدر قاضی مقرر کیا گیا تھا۔ لارڈ کرزن وائسرے ہند

(۱۸۹۶ء تا ۱۹۰۵ء) نے آپ کی قابلیت، ذاتی فضائل اور مکارم کے لحاظ سے بتاریخ ۲۲ جون ۱۸۹۷ء آپ کو شمس العلماء کے خطاب کے ساتھ ایک جاگیر بھی عطا کی تھی۔ آپ نے علوم دینیہ کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ الموسوم بہ مدرسہ محمدی باغ دیوان صاحب رائی پیٹ مدراس میں قائم کیا تھا جو اب تک قائم ہے۔ جہاں سے متعدد افراد فضیلت کا مرتبہ حاصل کر چکے ہیں۔ مدراس میں آپ کا کتب خانہ بھی خاص اہمیت کا حامل ہے اور حیدرآباد کے کتب خانہ سعیدیہ کی طرح ہیرے جواہرات کا معدن ہے۔

قاضی بدرالدولہ کی وفات کے بعد ان کی کتابیں ان کی اولاد، مولوی ناصر الدین محمد عبدالقادر مرحوم، مفتی محمد سعید خاں مرحوم، مولوی حسین عطاء اللہ مرحوم، مولوی حاجی احمد مرحوم، مفتی محمود مرحوم، شمس العلماء قاضی عبیداللہ مرحوم، مولوی ابو محمد خلیل اللہ مرحوم اور حکیم محمد اسماعیل مرحوم میں تقسیم ہوئیں۔ ان تمام نے اپنے اپنے ذخیرۂ کتب میں بیش بہا اضافے کئے۔

شمس العلماء قاضی عبیداللہ مرحوم نے اپنے ذخیرہ کتب کو ایک علحدہ عمارت میں رکھا جو کتب خانہ شمس العلماء قاضی عبیداللہ کے نام سے موسوم ہے۔ عرصہ دراز سے خیال تھا کہ ان مخطوطات کی فہرست طبع کراؤں تاکہ ریسرچ اسکالرز مستفید ہو سکیں۔ ڈاکٹر محمد غوث مرحوم نے اردو، فارسی اور عربی مخطوطات کی فہرست عادلہ بیگم صاحبہ کی مدد سے تیار کی تھی۔ فی الوقت صرف اردو مخطوطات کی فہرست طبع کی جارہی ہے۔ اس کی نظر ثانی اور مصنفین کے حالات کا اضافہ ڈاکٹر افضل الدین اقبال لکچرار شعبۂ اردو، عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد نے کیا ہے۔ میں ان کا اور محترمہ ذاکرہ غوث صاحبہ ایم۔ اے، ایم لٹ نیز عبیداللہ زبیر صاحب ایم۔ اے کا ممنون ہوں جن کی مہربانی اور دلچسپی سے یہ فہرست اردو مخطوطات شائع ہو سکی۔

۱۰ ذی الحجہ ۱۴۰۸ھ
۲۵ جولائی ۱۹۸۸ء

مدرسہ محمدی، باغ دیوان صاحب
رائی پیٹ، ٹی ٹی کے روڈ۔ مدراس ۶۰۰۰۱۴

محمد معصوم
ابن
شمس العلماء قاضی عبیداللہ مرحوم

فہرست کتب

سیرت (شمائل، نعت)

ادعیہ - اخلاق

عقائد

تصوف سلوک

ادب ۔ انشاء ۔ لغت

تفسیر

۱۔ فیض الکریم تفسیر القرآن العظیم

شمارہ ترتیب ۶۴۷

مولف قاضی بدرالدولہ

خط نستعلیق

تعداد اوراق ۱۱۰ سائز ۱۵ × ۲۱½

جنوبی ہند کی ادبی تاریخ میں قاضی بدرالدولہ کی شخصیت بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ اپنے وقت کے علماء میں وہ ممتاز تھے اور فضل و کمال کے اعتبار سے ایک بلند مقام کے حامل تھے۔ ان کا اصلی نام محمد صبغتہ اللہ تھا۔ وہ مولوی محمد غوث شرف الملک دیوان ریاست کرناٹک کے فرزند تھے۔ ۱۲۱۱ھ/۱۷۹۶ء میں مدراس میں پیدا ہوئے اور وہیں ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء کو وفات پائی۔

قاضی بدرالدولہ نے عربی، فارسی اور اردو میں متعدد کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ ان کی آخری تصنیف تفسیر فیض الکریم ہے۔ اس کو انھوں نے صرف سات پاروں تک مکمل کیا تھا کہ پیام اجل آپہنچا۔ اس تفسیر کی ابتداء میں ایک مقدمہ ہے جس میں قرآن مجید کے نزول اور جمع و تدوین کے موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے اس کے بعد ہر سورت کے آیات کی تشریح کی گئی ہے۔ اس مخطوط میں صرف سورۂ سیقول تک کی تفسیر ہے۔

۲۔ تفسیر سورہ المزمل

شمارہ ترتیب ۸۸۵

مولف حافظ شاہ عتیق اللہ محمد حسین

کاتب محمد اولیاء
تاریخ کتابت چہارشنبہ ۱۷ صفر سنہ ۱۲۴۰ھ
خط نستعلیق
تعداد اوراق ۱۸ سائز ۱۳ × ۲۲½

اس تفسیر کے آخر میں قصہ آدم علیہ السلام شامل ہے۔ اس کے بعد ایک فارسی منظوم رسالہ ادعیہ کے موضوع پر ہے اس کے بعد مزید دو رسالے فارسی میں ہیں۔

حدیث

۳. سال کے بارہ مہینوں میں نحس دن

شمارہ ترتیب ۸۸۴
مولف نامعلوم
خط نستعلیق
تعداد اوراق ۶ سائز ۹×۱۶

اس مخطوطہ میں احادیث کے حوالوں سے سال کے بارہ مہینوں کے نحس دن کی نشان دہی کی گئی ہے۔

فقہ

۴. میّت کا احوال

شمارہ ترتیب ۶۴۸
مولف نامعلوم
خط نستعلیق خفی

تعداد اوراق ۱۱ سائز ۱/۲ ۱۳ × ۲۰

اس کتاب کے مولف غالباً قاضی بدرالدولہ ہیں کیونکہ اس کتاب کا خط ان کے خط کے مشابہ ہے اس کتاب کے آخر میں دعائے تلقین بھی تحریر ہے ۔

۵۔ ترجمہ مناسک الایضاح

شمارہ ترتیب ۶۴۹

مولف قاضی بدرالدولہ

کاتب خود مولف

خط نستعلیق

تعداد اوراق ۳۲۱ سائز ۱۲ × ۲۱

یہ شیخ محی الدین ابو زکریا یحییٰ کی مشہور کتاب "مناسک الایضاح" کا ترجمہ ہے۔ سفر حج کے آداب، احرام اس کے واجبات و محرمات، حج و عمرہ کے ارکان و واجبات، مکہ مکرمہ کی اقامت، طواف وداع اور زیارت نبوی صلعم کے احکام پر یہ ایک مستند کتاب ہے اور شافعی حضرات میں مقبول ہے ۔ یہ کتاب اگرچہ قاضی بدرالدولہ کے زمانہ حیات میں چھپ چکی ہے لیکن اب نایاب ہے ۔

۶۔ قوت الارواح شرح توشہ فلاح

شمارہ ترتیب ۶۵۰

مولف قاضی بدرالدولہ

کتابت ۱۲۷۹ھ

خط نستعلیق خفی خوش نما

اوراق ۵۹۰ سائز ۲۱ × ۳۴

قوت الارواح حج وعمرہ کے مسائل پر ایک مستند وجامع کتاب ہے جس کی نظیر اُردو زبان میں تو کیا عربی اور فارسی میں بھی نہیں پائی جاتی ۔ اس مخطوطہ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ مصنف کے زمانہ حیات کا تحریر کردہ ہے ۔ اور اس کا اصل سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ ۱۸۸۲ء میں یہ کتاب شائع ہوئی تھی لیکن اب نایاب ہے ۔

۷ ۔ فتاویٰ غوثیہ

شمارہ ترتیب	۶۵۱
مولف	محمد غوث بن شمس العلماء قاضی عبید اللہ
کاتب	خود مولف
کتابت	۱۹ رجب سنہ ۱۳۳۷ھ
خط	نستعلیق
اوراق	۱۳۵ سائز ۱۹ × ۳۱

مولوی محمد غوث شمس العلماء قاضی عبید اللہ کے فرزند اور قاضی بدرالدولہ کے پوتے تھے ۔ اپنے وقت کے جید عالموں میں اُن کا شمار ہوتا تھا ۔ نواب صدر یار جنگ نے حیدرآباد میں ایک مدرسہ دینیہ قائم کیا تھا اس میں برسوں درس وتدریس کا فریضہ انجام دیا ۔ ہندوستان اور حیدرآباد کی آزادی کے لئے بڑے کوشاں رہے ۔ نواب بہادر یار جنگ سے بڑے خوش گوار تعلقات تھے ۔ نواب صاحب انھیں اپنا "سیاسی مرشد" کہتے تھے ۔ چھوٹی بڑی کئی کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں ۔ دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ سے جب سر عبدالرحیم کی 'اصولِ فقہ' کا اُردو ترجمہ شائع ہوا تو اس پر انھوں نے حاشیہ لکھا ۔ حیدرآباد میں سنہ ۱۹۳۵ء ۱۳۵۴ھ میں وفات پائی ۔ تین فرزند تھے اُن کا بھی انتقال ہو چکا ہے ۔

۸ ۔ مجموعۃ المسائل

شمارہ ترتیب	۸۸۶

مصنف نامعلوم

کاتب میر علی شیر ولد میر زین العابدین

کتابت دوشنبہ ۱۲۴۴ھ

خط نسخ

اوراق ۱۷۱ سائز ۱۸×۱/۲ ۲۶

مصنف کا پتہ نہیں چلتا۔ جلد پہ نقرئی نقش ہیں۔

۹. مفیدۃ النساء دربیان حیض ونفاس

شمارہ ترتیب ۸۸۷

مصنف نامعلوم

خط نستعلیق

اوراق ۲۰ سائز ۱۵×۲۰

۱۰. تحفۃ الزائرین

شمارہ ترتیب ۸۸۷

مصنف شمس العلماء قاضی عبید اللہ بن قاضی بدر الدولہ

کاتب خود مصنف

کتابت ۱۳۱۹ھ

خط نستعلیق

اوراق ۲۱ سائز ۱/۲ ۱۴×۲۰

شمس العلماء قاضی عبید اللہ اپنے وقت کے بڑے عالم اور علوم دینی کے زبردست ماہر تھے۔ برٹش حکومت کی جانب سے ۱۲۹۷ھ ۱۸۷۹ء میں آپ کو مدراس پریسیڈنسی کا صدر قاضی

مقرر کیا گیا تھا۔ لارڈ کرزن وائسرے ہند نے آپ کی قابلیت اور ذاتی فضائل کے لحاظ سے بتاریخ ۲۲ جون ۱۸۹۷ء آپ کو "شمس العلماء" کے خطاب کے ساتھ ایک جاگیر بھی عطا کی تھی۔ آپ نے علوم دینیہ کی ترویج و اشاعت کے لئے ایک مدرسہ الموسوم بہ "مدرسہ محمدی" باغ دیوان صاحب رائے پیٹ مدراس میں قائم کیا تھا جو اب تک قائم ہے۔ جہاں سے متعدد افراد فضیلت کا مرتبہ حاصل کر چکے ہیں۔ مدراس میں آپ کا کتب خانہ بھی خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء میں آپ کا انتقال ہوا مدراس کی مسجد والاجاہی میں مدفون ہیں۔ آپ نے متعدد کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں جو حدیث، سیر اور فقہ جیسے مختلف فنون پر مشتمل ہیں۔

"تحفۃ الزائرین" دراصل سید یحییٰ کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اس مخطوطہ کی خوبی یہ ہے کہ اس کا اصل سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ تاریخ تصنیف ۲ رمضان ۱۳۱۸ھ ہے۔ یہ کتاب شائع ہو چکی ہے لیکن اب کم یاب ہے۔

۱۱۔ رسالہ دربیان حیض وغیرہ

شمارہ ترتیب ۸۸۹

مصنف قادر حسین بن بدرالدین حسین خان

خط نستعلیق

اوراق ۳۲ سائز ۱۲×$18\frac{1}{2}$

مصنف کے حالات دستیاب نہ ہوئے۔

۱۲۔ کفایت المتعلم

شمارہ ترتیب ۸۹۰

مصنف شمس العلماء قاضی عبیداللہ

کاتب خود مولف
کتابت ۱۷ر جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۳ھ
خط نستعلیق
اوراق ۲۴ سائز ۱۱x۱۶

شمس العلماء قاضی عبید اللہ کے حالات اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ یہ کتاب بھی شائع ہو چکی ہے مگر اب کم یاب ہے ۔

۱۳۔ ریاض النسوان

شمارہ ترتیب ۶۵۳
مصنف قاضی بدرالدولہ
خط نستعلیق
اوراق ۶۲ سائز ۱۵x۱۹

ریاض النسوان، قاضی بدرالدولہ کی سب سے پہلی اُردو تصنیف ہے جو سنہ ۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء میں لکھی گئی جب کہ آپ کی عمر صرف ۱۳ سال تھی ۔ ریاض النسوان فقہ شافعی کی بہترین اور مستند کتاب ہے ۔اس میں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل صراحت سے بیان کئے گئے ہیں ۔ یہ کتاب متعدد بار شائع ہو چکی ہے ۔ زیر نظر مخطوط ناقص الاول و الآخر ہے ۔

۱۴۔ ریاض النسوان (دوسرا نسخہ)

شمارہ ترتیب ۸۹۱
مصنف قاضی بدرالدولہ
کاتب سید قاسم

کتابت ۲۲ شوال ۱۲۵۶ھ
خط نستعلیق
اوراق ۷۰ سائز ۲۰½ × ۳۲

یہ ریاض النسوان کا دوسرا نسخہ ہے۔ یہ قاضی بدرالدولہ کے زمانہ حیات میں لکھا گیا ہے۔

سیرت

(شمائل، نعت)

۱۵۔ فوائد بدریہ

شمارہ ترتیب ۸۹۲
مصنف قاضی بدرالدولہ
خط نستعلیق
اوراق ۳۴۵ سائز ۱۵ × ۲۰

یہ کتاب حضرت نبی کریم صلعم کی سیرت مبارک پر نہایت مستند کتاب ہے۔ اور سیرت مبارک کی نہایت ضخیم عربی کتابوں کا بہترین خلاصہ ہے۔ اب تک اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

۱۶۔ ربیع الانوار فی مولد سید الابرار

شمارہ ترتیب ۸۹۳
مصنف شمس العلماء قاضی عبیداللہ بن قاضی بدرالدولہ
کاتب خود مولف
کتابت سہ شنبہ ۲۸ صفر ۱۲۹۷ھ
خط نستعلیق

اوراق ۵۵ سائز ۱۶½ × ۲۴

شمس العلماء علامہ الحاج قاضی عبیداللہ صاحب نے یہ کتاب ۱۳ر رمضان ۱۲۹۶ھ روز دوشنبہ کو لکھی تھی۔ یہ کتاب طبع بھی ہو چکی ہے لیکن اب کم یاب ہے۔

۱۷۔ گلزارِ سعادت

شمارہ ترتیب ۸۹۴

مصنف شمس العلماء قاضی عبیداللہ بن قاضی بدرالدولہ

کاتب ناصرالدین محمد

کتابت ۲۴ر شعبان ۱۳۴۲ھ روز دوشنبہ

خط نستعلیق

اوراق ۵۸ سائز ۱۶½ × ۲۱½

اس کتاب میں حضرت نبی کریم صلعم کے ذکر وسیر کے ساتھ ہی عشرہ مبشرہ اور آئمہ اطہار کا تذکرہ کتب معتبرہ سے بطور اختصار بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۴ر شعبان ۱۲۹۰ھ کو لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب بھی طبع ہو چکی ہے۔

۱۸۔ شرح قصیدہ بردہ

شمارہ ترتیب ۹۰۳

مصنف شمس العلماء قاضی عبیداللہ بن قاضی بدرالدولہ

خط نستعلیق

اوراق ۱۴ سائز ۱۶½ × ۲۳

شمس العلماء قاضی عبیداللہ نے اس کتاب میں مشہور قصیدہ بردہ کی شرح و تشریح بیان کی ہے۔

۱۹۔ نعت

شمارہ ترتیب	۹۰۴
مصنف	نامعلوم
خط	نستعلیق
اوراق	۶ سائز ۱۱×۱۸

اس منظوم نعت کے مصنف کا پتہ نہیں چلا۔

۲۰۔ فتح مبین (قصیدہ)

شمارہ ترتیب	۹۰۶
مصنف	باقر آگاہ
خط	نستعلیق
اوراق	۵ سائز ۱۰½×۱۷½

باقر آگاہ (المتوفی ۱۲۲۰ھ ۱۸۰۵ء) کا شمار اپنے وقت کے متبحر عالموں میں ہوتا ہے وہ عربی، فارسی اور اُردو کے جید عالم اور سنسکرت، برج بھاشا اور تلگو کے ماہر تھے۔ نواب محمد علی خاں والاجاہ باقر آگاہ کی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے۔ اپنے دونوں صاحبزادوں یعنی امیر الامراء حافظ محمد منور خان اور عمدۃ الامراء غلام حسین خاں کی اتالیقی اُن کے سپرد کی تھی اور ساتھ ہی الپور کی جاگیر بھی مرحمت فرمائی تھی پھر جلد ہی اپنا دبیر خاص (پرائیوٹ سکریٹری) بھی بنالیا۔

آگاہ اُردو زبان کے بہت بڑے محسنوں میں سے ہیں۔ نظم و نثر دونوں پر انھیں پوری قدرت حاصل تھی۔ انھوں نے ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ دکنی علم و فضل اور شعر و سخن ان پر ختم ہو گیا۔ ان کے بعد جنوبی ہند میں اتنا بڑا ادیب اور شاعر پیدا نہ ہو سکا۔ وہ میر اور سودا کے ہم عمر تھے۔

باثر آگاہ نواب محمد علی خاں والاجاہ کی خاص عنایتوں سے سرفراز تھے۔ ہر وقت انھیں نواب والاجاہ کا تقرب حاصل تھا۔ مگر کبھی کسی موقع پر بھی کوئی قصیدہ اُن کی مدح اور تعریف میں نہیں کہا۔ زیر نظر قصیدہ نعتیہ ہے۔ اس کا ان کے کسی تذکرہ نگار نے ذکر نہیں کیا ہے۔ یہ قصیدہ ان کے دیوان میں بھی موجود ہے۔

۲۱۔ رسالہ دربیان سیرت رسول اللہؐ

شمارہ ترتیب	۶۵۴
مصنف	نامعلوم
خط	نستعلیق
اوراق	۶۳ سائز ۱۷×۲۱

رسول کریم صلعم کی سیرت پر یہ ایک مختصر رسالہ ہے۔ اس کے مصنف کا پتہ نہیں چلا۔

۲۲۔ خالق باری

شمارہ ترتیب	۶۶۱
مصنف	نامعلوم
خط	نستعلیق
اوراق	۶ سائز ۱۲×۲۱

اس منظوم رسالے میں پہلے صفحہ پر اوپر کی جانب قربان شاہ تحریر ہے۔ اور آخری صفحے پر ایسے اشعار درج ہیں جن سے مولانا حبیب اللہ بیجاپوری اور شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ کا گمان ہوتا ہے۔

آخری شعروں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس رسالے کی تالیف ۱۰ محرم کو ہوئی۔

ادعیہ ۔ اخلاق

۲۳۔ رسالہ ادعیہ

شمارہ ترتیب ۹۰۵

مصنف نامعلوم

خط نستعلیق و نسخ

اوراق ۲۱ سائز ۱۰ × $\frac{1}{2}$۱۵

۲۴۔ رسالہ در تحقیق اسم اللہ

شمارہ ترتیب ۹۱۱

مصنف نامعلوم

کاتب محمد قادر محی الدین قادری

کتابت ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۰۰ھ

خط نستعلیق

اوراق ۴۱ سائز ۱۱ × ۱۸

اس مخطوط کو کیڑوں سے نقصان پہنچا ہے ۔ اس موضوع کے چار اور رسالے بھی اس میں شامل ہیں ۔

۲۵۔ نصیحۃ المسلمین

شمارہ ترتیب ۶۶۲

مصنف خرم علی

کتابت ۱۲۴۶ھ

خط نستعلیق

اوراق ۲۶ سائز ۱۵½×۲۳

یہ کتاب نظم ونثر پر مشتمل ہے۔ جلد پر تھوڑا طلائی کام ہے۔ یہ کتاب شائع ہوچکی ہے۔ مطبوعہ کتاب نایاب ہے۔ اسی مطبوعہ کتاب سے یہ نسخہ نقل کیا گیا ہے۔

عقائد

۲۶۔ رسالہ عقائد

شمارہ ترتیب ۶۵۵

مصنف امین الدین احمد خان

کتابت دوشنبہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۱۸۶ھ

خط نستعلیق خفی

اوراق ۷ سائز ۱۲×۲۳

مولوی امین الدین احمد خان جنوبی ہند کے ایک بلند پایہ عالم اور فقہ وکلام کے زبردست ماہر تھے وہ ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء میں پیدا ہوئے۔ مدراس میں مروجہ کتب درسیہ کی تحصیل کی۔ پھر لکھنؤ جاکر ہندوستان کے مایہ ناز عالم ملا نظام الدین سے استفادہ کیا۔ واپس آکر درس وتدریس میں مصروف ہوگئے۔ نواب محمد علی خان والاجاہ نے انھیں ارکاٹ کا قلعہ دار بنایا تھا۔ آخر ۱۱۶۵ھ / ۱۷۸۱ء میں رامناڈ میں وفات پائی۔ مولوی محمد غوث شرف الملک جو اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور ریاست کرناٹک کے دیوان تھے۔ مولوی امین الدین احمد خان کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ مولوی امین الدین احمد خان نے عربی وفارسی میں حدیث، سیرت، فقہ، عقائد اور کلام پر کئی کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ کئی ایک مخطوطات کتب خانہ سعیدیہ حیدرآباد میں محفوظ ہیں۔

مولوی امین الدین احمد کو شاعری سے بھی لگاؤ تھا۔ وہ اردو اور فارسی میں شعر بھی کہتے تھے۔ اپنے خاص شاگردوں اور دوستوں کی ایما پر انھوں نے دکھنی زبان میں ایک طویل مثنوی "عقاید امین الدین احمد خاں" کے نام سے لکھی تھی۔ اس مثنوی میں عقاید کا بیان ہے۔ بڑے عام فہم انداز میں مسائل کو بیان کیا گیا ہے تاکہ قاری ان مسائل دینیہ کو بہ آسانی سمجھ لے۔

۲۷۔ رسالہ ردِ وہابیہ

شمارہ ۶۵۶

مصنف سید محمد اسحاق طرازش خاں

خط نستعلیق

اوراق ۶ سائز ۱۹ × $\frac{1}{2}$ ۲۳

سید محمد اسحاق جو طرازش خاں بہادر کے خطاب سے مشہور ہیں، بڑے جید عالم تھے۔ اپنے وقت کے ممتاز علماء جیسے محمد عبداللہ بخشی الملک، مولوی عبدالوہاب مدارالامراء، محمد صبغۃ اللہ قاضی الملک بدرالدولہ اور شیر محمد خاں راقم کے آگے زانوئے ادب تہہ کیا تھا۔ انھیں شعر و شاعری سے بھی دلچسپی تھی۔ خود بھی شعر کہتے تھے۔ احسن تخلص تھا۔ مولوی شاہ میراں محی الدین قادری واقف سے مشورۂ سخن کرتے تھے۔ نواب ارکاٹ محمد غوث خاں اعظم کے دربار میں میر منشی و بخشی کی خدمت پر فائز تھے اور نواب اعظم کے مشاعروں میں بھی شریک ہوا کرتے تھے۔ تاریخ گوئی کا خاص ملکہ تھا۔ آخر ۱۳۱۱ھ ۱۸۹۴ء میں ان کا انتقال ہوا۔ وہ نواب عبدالوہاب مدارالامراء کے داماد تھے۔ علمی سماجی تحریکوں میں پیش پیش رہتے تھے۔ طرازش خاں نے اردو میں نو تصانیف اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ انھوں نے کعب بن زہیر کے مدحیہ قصیدہ "بانت سعاد" کا اردو ترجمہ بھی کیا تھا۔

"ردِ وہابیہ" کو انھوں نے ۱۲۸۱ھ ۱۸۶۴ء میں تصنیف کیا تھا۔ اس زمانے میں کلکتہ، بنگال،

حیدرآباد، مدراس اور کشمیر میں "وہابی تحریک" بہت زور پکڑ رہی تھی۔ ایسٹ انڈیا کمپنی اس تحریک کے خلاف تھی۔ کمپنی نے اس تحریک کو کچلنے کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔ ۱۸۶۱ء سے ۱۸۷۱ء تک گرفتاریوں کا سلسلہ جاری تھا۔ سینکڑوں بے گناہوں کو خلاف قانون جیلوں میں ڈال دیا گیا تھا اور ان پر بے پناہ مظالم کئے جا رہے تھے۔

زیر نظر رسالہ وہابی عقاید کی تردید میں ہے۔

۲۸۔ رسالہ سیف المسلمین لہدایۃ الکافرین

شمارہ	۶۵۷
مصنف	قاضی بدرالدولہ
کاتب	خود مصنف
کتابت	۲۷ رمضان ۱۲۴۹ھ
خط	نستعلیق خفی
اوراق	۶۹ سائز ۱۲×۲۰

قاضی بدرالدولہ کے حالات اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ انھوں نے اس کتاب کے آخر میں لکھا ہے کہ رسالہ کے مسودہ سے رمضان کی ۲۷ ویں ۱۲۴۹ھ کو فراغت ملی۔ یہ کتاب شائع ہو چکی ہے لیکن اب نایاب ہے۔ اس مخطوط میں قاضی بدرالدولہ نے مختلف یادداشتیں بھی تحریر کی ہیں۔

۲۹۔ سراج الایمان

شمارہ ترتیب	۸۹۵
مصنف	حافظ احمد خاں بن محمد مغربی تلمسانی
خط	نسخ
اوراق	۱۵۱ سائز ۱۵×۲۳½

حافظ احمدؒ قاضی محمد الانصاری المالکی تلمسانی کے بڑے فرزند تھے۔ قاضی محمد الانصاری شمالی افریقہ کے ایک مشہور شہر تلمسان کے رہنے والے تھے۔ نواب محمد علی خاں والاجاہ نے انھیں ارکاٹ کا قاضی مقرر کیا تھا۔ قاضی محمد تلمسانی کو چار لڑکے تھے۔ اُن کے انتقال کے وقت حافظ احمد خاں اور محمد عبداللہؒ قادر نواز خاں، بہرام جنگ نوجوان تھے۔ ان دونوں کو نواب والاجاہ نے مناسب خدمات پر فائز کیا۔ یہ دونوں بھائی ارکاٹ کی تاریخ کی بڑی اہم شخصیتیں ہیں۔ حافظ احمد خاں کو نواب عظیم الدولہ اور نواب اعظم جاہ کے عہد میں عروج نصیب ہوا۔ نواب عظیم الدولہ نے انھیں علاء الدولہ کا خطاب دے کر اپنا دیوان بنایا تھا۔ نواب اعظم جاہ نے بھی انھیں اعظم یار جنگ اعظم الملک کے معزز خطابات کے ساتھ اہم خدمات پر فائز کیا تھا۔ ۸ رمضان ۱۲۴۲ھ ۵ اپریل ۱۸۲۷ء کو آپ کا انتقال ہوا اور اپنی ہی تعمیر کردہ شاندار مسجد واقع ہاتھی گنٹہ (ELEPHANT TANK) مدراس کے صحن میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔

حافظ احمد خاں اعظم الملک اپنے وقت کے شیخ کبیر اور علامہ تھے۔ فن ریاضی و ہیئت میں تو ان کا کوئی نظیر نہ تھا۔ انھوں نے علم ریاضی، ہیئت اور فقہ پر عربی و فارسی میں بڑی گراں قدر کتابیں قلم بند کی ہیں۔ اُن کو اُردو سے بھی دلچسپی تھی۔ انھوں نے ۱۲۱۰ھ/۱۷۹۵ء میں اردو میں ایک ضخیم کتاب "سراج الایمان" کے نام سے تحریر کی تھی۔ یہ کتاب عرصہ تک جنوبی ہند میں بڑی مقبول رہی۔ مدرسہ اعظم کے علاوہ کئی عربی مدارس میں شریک نصاب تھی۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ عقائد کے بیان میں ہے اور دوسرے حصہ میں فقہ حنفی کے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ مدراس کے نثری کارناموں میں اس کتاب کا ایک خاص مقام ہے۔

اس کتاب کا ایک نفیس قلمی نسخہ کتب خانہ مدرسہ محمدی مدراس میں بھی محفوظ ہے۔ اس کے علاوہ کتب خانہ و ادارہ تحقیق مخطوطات مشرقی حکومت آندھرا پردیش حیدرآباد اور کتب خانہ عثمانیہ یونیورسٹی میں بھی موجود ہیں۔

۳۰۔ چار کرسی (کلاں)

شمارہ ترتیب

۸۹۶

مصنف نامعلوم
کاتب یوسف حسین مکی القادری
کتابت شنبہ ۲۵ شوال سنہ ۱۲۵۹ھ
خط نستعلیق
اوراق ۳۲

اس کتاب کی تالیف ۱۲ صفر سنہ ۱۱۹۶ھ کو ہوئی ۔ اس کتاب کے آخر میں چند رسائل شامل ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے ۔
۱۔ رسالہ فقہ در نثر ۲۔ چار کرسی خرد ۳۔ قصہ جم جہاں بادشاہ مصنف یوسف حسین مکی ۔

۳۱۔ اساس مسعود فی فضائل المولود المحمود شفیع یوم الموعود

شمارہ ترتیب ۸۹۷
مصنف مصلح الدین احمد بن منشی حسام الدین احمد
کاتب نظام الدین
کتابت سنہ ۱۲۹۴ھ
خط نستعلیق
اوراق ۵۱ سائز ۱۴×۱۹

۳۲۔ مظہر بے نظیر

شمارہ ترتیب ۸۹۸
مصنف نامعلوم
خط نستعلیق

اوراق ۱۲ سائز $14\frac{1}{2}$ × ۳۰

۴۳۔ فتویٰ در تکفیر منکر عروج جسمی و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

شمارہ ترتیب ۸۹۹

مصنف شمس العلماء قاضی عبید اللہ قاضی بدر الدولہ

خط نستعلیق

اوراق ۴۳ سائز ۱۸×۲۶

شمس العلماء قاضی عبید اللہ صاحب جن کے حالات اور بعض کتابوں کا تذکرہ گذشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھا لئے جانے اور قیامت کے قریب پھر واپس لوٹ آنے کے بارے میں یہ کتاب لکھی ہے۔ یہ کتاب شائع بھی ہو چکی ہے۔

۴۴۔ فرائد در بیان فوائد

شمارہ ترتیب ۹۰۰

مصنف باقر آگاہ

کتابت چہار شنبہ ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۲ھ

خط نستعلیق

اوراق ۷۳ سائز ۱۴×۲۳

باقر آگاہ کے مختصر حالات اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ انھوں نے سنہ ۱۲۱۰ھ / ۱۷۹۵ء میں فضائل و آداب تلاوت قرآن مجید کے موضوع پندرہ سو دس اشعار کی ایک مثنوی لکھی تھی جو اردو میں اپنی نوعیت کی پہلی مثنوی ہے۔ اس کے متعدد مخطوطے "فرائد در فوائد" کے عنوان سے ملتے ہیں۔ زیر نظر مخطوطے کو کیڑوں سے نقصان پہنچا ہے۔ اس میں شروع سے

آخر تک رنگین جدولیں ہیں۔

۳۵۔ رسالہ در رد وہابیہ (دوسرا نسخہ)

شمارہ ترتیب ۹۰۱

مصنف سید محمد اسحاق طرازش خاں بن سید محمد قاسم

کاتب شمس العلماء قاضی عبید اللہ

کتابت یکشنبہ ۲۶ رجب ۱۲۹۵ھ

خط نستعلیق

اوراق ۶۲ سائز ۱۶x$\frac{1}{۲}$۲۰

"رسالہ در رد وہابیہ" کا یہ دوسرا نسخہ ہے۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ اس کا اصل سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی تالیف محرم ۱۲۸۱ھ سہ شنبہ کو ہوئی۔ یہ کتاب شائع بھی ہو چکی ہے مگر اب نایاب ہے۔

۳۶۔ فتوی جواز مولود مبارک

شمارہ ترتیب ۹۰۲

مصنف مفتی محمد سعید خاں بن قاضی بدر الدولہ

کاتب میر محمد حسین

خط نستعلیق

اوراق ۷ سائز ۱۵x۱۹

شیخ الاسلام مفتی محمد سعید خاں صاحب ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء میں مدراس میں پیدا ہوئے۔ آپ قاضی بدر الدولہ کے فرزند اور مولوی محمد غوث شرف الملک دیوان ریاست کرناٹک کے پوتے تھے۔ مفتی محمد سعید خاں نے مدراس کے جید علماء سے تحصیل علم کیا اور ایسی قابلیت

پیدا کی کہ اس زمانے میں مدراس اور حیدرآباد میں کوئی آپ کا مدِ مقابل نہیں تھا۔ ہندوستان اور ہندوستان کے باہر بھی آپ کے متبحر علمی کا شہرہ اور آپ کے ذفار کا چرچا تھا۔ نواب مختار الملک سر سالار جنگ اول وزیر اعظم حکومت حیدرآباد کی خواہش پر ۵ ربیع الثانی ۱۲۸۶ھ ۱۸۷۱ء کو مدراس سے حیدرآباد تشریف لائے۔ اور اپنی اعلیٰ صلاحیت، لیاقت، ذہانت، زہد و تقویٰ کی وجہ سے مملکت حیدرآباد میں بڑا نام پیدا کیا۔ آپ کے حیدرآباد آتے ہی آپ کو رکن اول مجلس مرافعہ نظامت عدالت بنایا گیا۔ اس کے علاوہ ناظم عدالت دیوانی، منصرم چیف جج اور مفتی اعظم عدالت العالیہ کی معزز خدمات پر بھی فائز رہے۔ مفتی صاحب نے اپنے سرکاری خدمات کے علاوہ مملکت حیدرآباد کی قومی اور ملی خدمات میں بھی خاطر خواہ حصہ لیا۔ جامعہ نظامیہ حیدرآباد کے علاوہ دائرۃ المعارف کی آبیاری میں مفتی محمد سعید خان صاحب نے نواب عماد الملک مرحوم کے ساتھ تعاون کیا اور سال ہا سال تک اس کی مجلس انتظامی اور علمی کمیٹی کے اہم رکن رہے۔ آخر ۱۰ شعبان ۱۳۱۲ھ ۱۸۹۴ء بہ روز چہارشنبہ مفتی صاحب ۶۵ سال کی عمر میں اس جہاں سے کوچ کر گئے۔ حیدرآباد کا مشہور کتب خانہ سعیدیہ ان ہی کا جمع کردہ ہے۔ مفتی محمد سعید خان صاحب نے تفسیر، حدیث، فقہ، سیر اور فتاویٰ کی کتابوں کے علاوہ علم کلام، عقائد نیز دہریت وغیرہ کی رد میں کتابیں لکھیں اور مخالفین اسلام کا مدلل جواب دیا۔

زیر نظر رسالے میں مولود شریف کی محفلوں کے جواز پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کتاب طبع بھی ہو چکی ہے مگر اب کم یاب ہے۔

تصوف سلوک

۳۷۔ رسالہ جلیل ترجمہ قول الجمیل

شمارہ ترتیب ۶۵۹

مصنف حافظ عتیق اللہ محمد حسین

خط نستعلیق

اوراق ۱۸ سائز ۱۸×۲۴½

مصنف کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوئے۔ ایک عتیق اللہ غوثی کا ذکر بعض تذکروں میں ملتا ہے۔ جو ایک صاحب علم و صاحب عرفان شخص تھے جن کا اصل نام غلام حسین تھا۔ وہ معز الدین شاہ احمد اللہ موسوی کے مرید اور خلیفہ تھے۔ غوثی کا ایک مخطوط "فوائد المعرفت رحمانی" حیدرآباد کے کتب خانہ و ادارہ تحقیق مخطوطات مشرقی حکومت آندھرا پردیش میں محفوظ ہے۔ عتیق اللہ نے سورہ المزمل کی تفسیر بھی لکھی ہے۔

۳۸۔ تمہید

شمارہ ترتیب ۹۰۷

مصنف قاضی عین القضات

خط نسخ

اوراق ۳۳۰ سائز ۱۶×۲۴½

اس کتاب کا ترقیمہ بھی مصنف لکھا ہے لیکن مصنف کے حالات کا پتہ نہیں چلتا۔

۳۹۔ چہار کرسی

شمارہ ترتیب ۹۰۸

مصنف شاہ کوڈر

کتابت شنبہ ۱۱/ شعبان ۱۲۴۴ھ

اوراق ۱۰ سائز ۱۳×۲۲½

۴۰۔ رسائل تصوف

شمارہ ترتیب ۹۰۹

مصنف — نامعلوم

کتابت — ۱۲۶۹ھ

اوراق — ۹۸ سائز ½۱۳ × ½۱۸

اس کتاب میں تصوف کے موضوع پر چھوٹے چھوٹے رسالے شامل ہیں۔ ان کے مصنف کا پتہ نہیں چلتا۔

۴۱۔ اسرار محمدیہ

شمارہ ترتیب — ۹۱۰

مصنف — محمد غوث قادری

کاتب — دلاور حسین فاروقی قادری

خط — نستعلیق و نسخ

اوراق — ۴۴ سائز ½۹ × ½۱۶

ادب۔ انشاء۔ لغت

۴۲۔ گلزار عشق

شمارہ ترتیب — ۶۵۲

مصنف — محمد باقر آگاہ

خط — نستعلیق

اوراق — ۱۸۳ سائز ۱۲ × ۱۹

گلزار عشق باقر آگاہ کی ایک معرکتہ الآرا مثنوی سمجھی جاتی ہے۔ یہ رضوان شاہ اور روح افزا کی مشہور کلاسیکل داستان ہے اور سنہ ۱۲۱۰ھ (۱۷۹۵ء) میں لکھی گئی ہے۔ مثنوی میں محاوروں اور ضرب الامثال کی برجستگی، الفاظ کی تیسیریں، موقع و محل کی مناسبت سے

ہے ۔ الفاظ اور ترکیبوں کا استعمال آگاہ کی قادر الکلامی اور پختہ جمالیاتی شعور کے بین شواہد ہیں ۔ زیرِ نظر مخطوطہ میں شروع سے آخر تک رنگین جدولیں ہیں ۔ مخطوط ناقص الآخر ہے ۔

۴۳ ۔ رسالہ الف ۔ ب

شمارہ ترتیب ۶۵۸
مصنف نامعلوم
خط نستعلیق
اوراق ۱۶ سائز ۱۵×۲۰

مخطوطہ ناقص الآخر ہے ۔ مصنف کا پتہ نہیں چلتا ۔ الف ، ب کی پٹیوں کے بعد ایک لغت ہے جس کا اصل سے مقابلہ کیا گیا ہے ۔ عربی و فارسی الفاظ بھی اس میں شامل کئے گئے ہیں ۔

۴۴ ۔ لغات عالمگیری

شمارہ ترتیب ۹۱۳
مصنف ابو الظفر محی الدین
خط نستعلیق
اوراق ۲۸۳ سائز ۲۰×۳۱

یہ کتاب عالمگیر کے نام سے منسوب ہے ۔ ناقص الآخر ہے ۔ کیڑوں سے نقصان پہنچا ہے ۔

۴۵ ۔ دیوان سراج

شمارہ ترتیب ۹۱۴
مصنف سراج

خط نستعلیق

اوراق ۱۲۵ سائز ۱۱×۲۰

سید شاہ سراج الدین سراج (المتوفی ۱۱۷۷ھ / ۱۷۶۳ء) اورنگ آباد کے صوفی منش شخص تھے۔ بڑے پرگو شاعر تھے۔ ان کا دیوان ان کی قادر الکلامی کا ثبوت ہے۔ ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی۔ کلیات سراج شائع ہو چکا ہے۔ زیر نظر مخطوط کرم خوردہ ہے۔ شروع سے آخر تک سرخ جدولیں ہیں۔

۴۶۔ گلشن عشق

شمارہ ترتیب ۹۱۵

مصنف نصرتی

کتابت شنبہ ۱۵ رمضان ۱۲۱۴ھ

خط نستعلیق

اوراق ۱۱۲ سائز ۱۳×۲۰½

ملک الشعراء نصرتی (المتوفی ۱۰۸۵ھ / ۱۶۷۴ء) بیجاپور کا بڑا نامور شاعر تھا۔ گلشن عشق اس کی پہلی عشقیہ مثنوی ہے جو ۱۰۶۸ھ / ۱۶۵۷ء کی تصنیف ہے۔ اس میں کنور منوہر اور مدمالتی کا قصہ نظم کیا گیا ہے۔ گلشن عشق کے قلمی نسخے امانتی کتب خانہ خاندان شرف الملک (مدراس) کے علاوہ حیدرآباد کے کئی کتب خانوں اور یورپ میں بھی موجود ہیں۔ یہ کتاب شائع ہو چکی ہے۔

۴۷۔ مثنوی

شمارہ ترتیب ۹۱۶

مصنف محمد سلطان فتح الملک شاہ بہادر عرف مرزا فخر الدین حسین خاں بہادر ظفر

خط نستعلیق

اوراق ۱۴ سائز ۱۵×۲۰

محمد سلطان فتح الملک نے "فسانۂ عشق" کے عنوان سے ایک مثنوی لکھی تھی۔ جو ۵ رجب ۱۲۷۶ھ کو مطبع قادری مدراس سے شائع ہوئی۔ مطبوعہ مثنوی اب نایاب ہے۔ اس مثنوی میں انھوں نے فتح الملک تخلص استعمال کیا ہے۔ ظفر بھی تخلص تھا۔

۴۸ - دیوان سودا

شمارہ ترتیب ۹۱۷

مصنف سودا

خط نستعلیق

اوراق ۸۵ سائز $18\frac{1}{2} \times 30\frac{1}{2}$

مرزا محمد رفیع سودا، شاہ حاتم کے شاگرد تھے۔ دہلی کے حالات سے مجبور ہو کر فرخ آباد پہنچے اس کے بعد فیض آباد گئے اور وہیں باقی عمر گزار دی۔ ۱۷۸۱ء میں ان کا انتقال ہوا۔ سودا اور میر دونوں ایک ہی زمانے کے شاعر ہیں۔ لیکن میر کا کلام آہ ہے تو سودا کا کلام واہ۔ دونوں اپنے اپنے رنگ کے استاد تھے۔ سودا کو قصیدے اور ہجو کہنے میں کمال حاصل تھا۔ ویسے انھوں نے تمام اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ زیرِ نظر مخطوطہ کرم خوردہ ہے۔ سودا کا دیوان شائع ہو چکا ہے۔

۴۹ - دیوان ولی

شمارہ ترتیب ۹۱۸

مصنف ولی محمد اورنگ آبادی

کاتب میر احمد

کتابت ۲؍رجب ۱۱۶۷ھ
خط نستعلیق
اوراق ۱۳۳ سائز ۱۲ × ۱۸ ½

ولی (وفات ۱۴؍شعبان ۱۱۱۹ھ ۱۷۰۷ء) ایک بلند پایہ عالم، صوفی، انشاء پرداز اور شاعر تھے۔ ظہیرالدین مدنی نے "امام متغزلین" کہا ہے۔ ولی کے نام اور ان کے وطن کے بارے میں محققین میں اختلاف رائے ہے۔ اس دیوان سے معلوم ہوتا ہے ان کا صحیح نام ولی محمد تھا۔ ان کے والد کا نام شریف محمد تھا۔ ان کا سلسلۂ نسب شاہ وجیہہ الدین گجراتی کے بھائی شاہ نصراللہ سے ملتا ہے۔

ولی کا دیوان مشہور ہے متعدد بار شائع ہو چکا ہے۔ یہاں تک کہ یورپ میں بھی ایک مرتبہ طبع ہوا ہے۔ ان کا کلام سراپا تصوف ہے۔ اور ان کا دیوان اپنے عہد کی گویا تصویر ہے۔ زیر نظر مخطوط کو کیڑوں سے نقصان پہنچا ہے۔

۵۰۔ دیوان سیفؔ

شمارہ ترتیب ۹۱۹
مصنف سیفؔ
خط نستعلیق
اوراق ۴۰ سائز ۱۶ × ۲۱ ½

یہ دیوان ناقص الآخر ہے۔ شاعر سیفؔ کے حالات کا پتہ نہ چلا۔

سوانح عمری تذکرہ

۵۱۔ نور البصر فی مناقب حسین سید سبط السید البشر

شمارہ ترتیب ۶۶۰

مصنف عبد الرحمٰن قسمت خان احتساب جنگ سائز ۱۹×۱۲

کاتب: سید احمد کتابت: پنجشنبہ ۱۱ ربیع الاول خط: نستعلیق اوراق ۶۱

مولوی عبد الرحمٰن قسمت خان احتساب جنگ، مولوی عبد الوہاب مدار الامراء دیوان ریاست کرناٹک کے فرزند تھے۔ بڑے عالم فاضل شخص تھے۔ اپنے والد بزرگوار اور چچا قاضی بدر الدولہ کے شاگرد رشید تھے۔ احتساب جنگ ان کا خطاب تھا۔ مہدی واصف نے اپنے عربی تذکرہ "حدیقۃ المرام" میں لکھا ہے کہ اہل قلم کی ماہوار تقسیم ان کے سپرد تھی۔ حج و زیارت سے بھی مشرف ہوئے تھے۔ ۲۷ محرم ۱۲۷۷ھ ۱۸۶۰ء کو وفات پائی۔ مولوی عبد الوہاب مدار الامراء نے نواب ارکاٹ اعظم جاہ بہادر کی فرمائش پر ۱۲۳۵ھ میں فارسی میں "نہایۃ السول فی مناقب ریحانۃ الرسول" لکھی تھی جو شائع ہو چکی ہے۔ عبد الرحمٰن قسمت خان نے اس کا اردو ترجمہ نواب مدار الامراء کی زندگی ہی میں "نور البصر فی مناقب حسین سبط البشر" کے نام سے کیا تھا جو گیارہ فصل پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں حضرت امام حسینؓ کے احوال بڑی تحقیق سے لکھے گئے ہیں۔ مترجم نے کتاب کے آخر میں لکھا ہے کہ یہ رسالہ ہفتہ ۱۳ محرم ۱۲۵۲ھ کو ترجمہ ہوا۔

۵۲۔ نور البصر فی مناقب حسین سبط سید المرسلین (دوسرا نسخہ)

شمارہ ترتیب ۹۲۰

مصنف عبد الرحمٰن قسمت خان احتساب جنگ

کتابت: [illegible] خط: نستعلیق اوراق: ۳۳ سائز: ۱۵×۲۱

یہ دوسرا نسخہ کرم خوردہ ہے۔ اس کی تالیف سنہ ۱۲۵۰ھ میں ہوئی۔

۵۳ ۔ محبوب القلوب و مناقب حضرت محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ

شمارہ ترتیب ۹۲۱

مصنف محمد باقر آگاہ

خط : نستعلیق خوش خط اوراق ۱۷۲ سائز ۱۴ ½ × ۲۴

"محبوب القلوب" میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے حالات بیان کئے گئے ہیں ۔ یہ ضخیم مثنوی ۱۲۰۶ھ/۱۷۹۱ء میں عربی و فارسی کے مستند ماخذوں کی مدد سے لکھی گئی ہے ۔ آگاہ سے پہلے کسی نے غوث اعظم کے اتنے تفصیلی حالات دکنی زبان میں نظم نہیں کئے تھے ۔

۵۴ ۔ رسالہ نہایۃ السول فی مناقب ریحانۃ الرسول

شمارہ ترتیب ۹۲۲

مصنف عبدالوہاب مدارالامراء بن محمد غوث شرف الملک

کتابت : ۱۵ محرم ۱۲۵۷ھ خط : نستعلیق اوراق ۸ سائز ۱۰ × ۱۵ ½

مولوی عبدالوہاب مدارالامراء دیوان ریاست کرناٹک، مولوی محمد غوث شرف الملک دیوان ریاست کرناٹک کے بڑے فرزند تھے ۔ ۱۲۰۸ھ/۱۷۹۳ء میں مدراس میں پیدا ہوئے اور ۵ ربیع الاول ۱۲۸۵ھ/۱۸۶۸ء کو وفات پائی ۔

اپنے وقت کے اکابر علماء میں آپ کا شمار ہوتا تھا ۔ تمام علوم کی تحصیل میں آپ نے عمر گزاری ۔ فن حدیث و اصول اور رواۃ سے بڑی گہری دلچسپی تھی ۔ علم حدیث میں تو آپ کا کوئی نظیر نہ تھا ۔ جرح و تعدیل رواۃ کے فن میں اپنے وقت کے امام مانے جاتے تھے ۔ اپنی سرکاری معروفیات کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا ۔ عربی و فارسی میں کئی کتابیں اپنی یادگار چھوڑی ہیں ۔

نواب ارکاٹ امیر الہند اعظم جاہ کی فرمائش پر انھوں نے ۱۲۳۵ھ/۱۸۱۹ء میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی کے متعلق فارسی میں زیر نظر رسالہ لکھا تھا جو

گیارہ فصلوں پر منقسم ہے۔ یہ رسالہ کئی مرتبہ چھپا بھی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ مدار الامراء کے فرزند مولوی عبدالرحمن قسمت خاں احتساب جنگ نے کیا تھا جس کا گذشتہ صفحات میں تذکرہ ہوا ہے۔

نحو

۵۵۔ رسالہ نحو

شمارہ ترتیب : ۹۲۴ مصنف : نامعلوم

خط: نستعلیق و نسخ، کتابت پنجشنبہ ۴ر صفر ۱۳۳۵ھ اوراق ۱۲۰ سائز ۲۰×۱۵

اس مخطوطے کو کیڑوں سے تھوڑا نقصان پہنچا ہے۔ اس کے مصنف کا پتہ نہ چلا۔

عروض

۵۶۔ مرات الاشعار

شمارہ ترتیب ۹۱۲

مصنف محمد عزیز الدین دید

کتابت ۲۸ر رمضان ۱۲۵۸ھ

خط نستعلیق

اوراق ۷۹ سائز ۱۲ × ۲۰

شاہ محمد عزیز الدین گھٹالہ دید، غلام مرتضیٰ گھٹالہ کے بیٹے تھے۔ ۱۲۴۷ھ / ۱۸۳۱ء میں پیدا ہوئے۔ ابو طیب خاں والا اور سراج العلماء محمد سعید اسلمی کے خاص شاگرد تھے علم نجوم و رمل میں مہارت پیدا کی۔ اردو، تلگو اور انگریزی بھی اچھی طرح جانتے تھے۔ شاہ عزیز الدین کی تاریخ وفات کا پتہ نہیں چلتا۔ ۱۳۰۱ھ / ۱۸۸۳ء میں ان کی ایک کتاب "چراغ ہدایت" شائع ہوئی تھی۔ اس وقت تک وہ زندہ تھے۔ "تذکرہ گلزار اعظم" سے معلوم ہوتا ہے کہ دید نے علم نجوم، عروض و قافیہ اور تصوف میں چند مختصر رسالے لکھے تھے۔ ان کے چند اور رسائل

جیسے رسالہ تصوف، فقر محمدی، اتباع سنت، ترجمہ سیپارہ عم اور چراغ ہدایت ہماری نظر سے گذرے ہیں۔ جن کا تفصیلی تذکرہ ہمارے مقالے "مدراس میں اردو ا
کی نشو ونما" میں موجود ہے۔

زیر نظر رسالہ علم عروض سے تعلق رکھتا ہے۔ اس علم سے ویدؔ کو بڑی دلچسپی تھی
مخطوطے پر سنہری بیل بنی ہے۔ اوراق پر بوسیدگی کا آغاز ہو چکا ہے۔

نجوم

۵۷۔ شرائط فال بلیتی

شمارہ ترتیب	۹۲۳
مصنف	نامعلوم
خط	نستعلیق
اوراق	۱۰ سائز ۲۲ × ۳۳

اس مخطوطے میں فال دیکھنے کے شرائط بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے مصنف کا
نہ چلا۔

کتب برائے فروخت

۱۔ ریاض النسوان	قاضی بدر الدولہ
۲۔ تحفتہ اللبیب فی نعل الحبیب صلعم	شمس العلماء قاضی عبید اللہ
۳۔ ریاض الحرمین	مفتی قاضی محمد حبیب اللہ
۴۔ ظہور الاوراد	مفتی قاضی محمد حبیب اللہ
۵۔ احسن القصص (حصہ اول، دوم، سوم)	مولوی صفی الدین محمد ناصر
۶۔ آسان فقہ (حصہ اول، دوم، سوم)	قاضی سید شاہ محمد (انگریزی ترجمہ ڈاکٹر ناصرہ بیگم)
۷۔ دعائے ختم قرآن مجید و تلقین	محمد عبد الوہاب
۸۔ حضرت مخدوم عبد الحق عرف دستگیر صاحب	عبید اللہ
۹۔ سورۂ کہف کی تفسیر و تشریح	پروفیسر سید مناظر احسن گیلانی
۱۰۔ ظہور نور (نیا میلاد نامہ)	پروفیسر سید مناظر احسن گیلانی
۱۱۔ دنیا کے دو بھائی اور دین کے دو بھائی	پروفیسر سید مناظر احسن گیلانی
۱۲۔ ترجمان القرآن	مولانا ابوالکلام آزاد (انگریزی ترجمہ پروفیسر سید عبد اللطیف)
۱۳۔ جنوبی ہند کی اردو صحافت	ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال

(اتر پردیش اردو اکاڈمی اور مغربی بنگال اردو اکاڈمی کی ایوارڈ یافتہ)

۱۴۔ اردو کا پہلا نثری ڈرامہ	ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال

(اتر پردیش اردو اکاڈمی اور آندھرا پردیش اردو اکاڈمی کی ایوارڈ یافتہ)

۱۵۔ نواب اعظم و مثنوی اعظم نامہ	ڈاکٹر محمد افضل الدین اقبال

(اس کتاب میں نواب ارکاٹ محمد غوث خاں اعظم کے حالات و کارناموں کے ساتھ ساتھ ان کی ایک غیر مطبوعہ منظوم سوانح بھی شریک ہے)

۱۶- اماسی کتب خانہ خاندان شرف الملک مدراس کے اُردو مخطوطات مرتبین: ڈاکٹر محمد غوث
ڈاکٹر افضل اقبال

پروفیسر ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کی تصانیف

اُردو کتابیں:

۱- سیرۃ طیبہ پر عثمانیہ یونیورسٹی لیکچر
۲- رسول اکرم کی سیاسی زندگی
۳- اسلامی تصادم قانون (فرانسیسی سے اُردو ترجمہ)

انگریزی کتابیں:

4. Islam a general picture
5. Foreign Relations of prophet Mohammad
6. Why Fast ?
7. Islam and Communism
8. Islam and christianity
9. Codification of muslim law

تمل کتابیں:

۱۰- تعارف اسلام
۱۱- عہد نبوی کا نظام تعلیم
۱۲- روزہ کیوں؟

ملنے کے پتے:

۱- مدرسہ محمدی ۳۲۳ ٹی ٹی کے روڈ مدراس ۶۰۰۰۱۴
۲- شرف الملک اکیڈمی ۴۴ پدوپیٹ گارڈن اسٹریٹ مدراس ۶۰۰۰۱۴
۳- حضرت صفی الدین ادبی و مذہبی ٹرسٹ ۱۴۴، اڈی تنگم سلائی روڈ- مدراس ۶۰۰۰۸۶
۴- جیب اینڈ کو ۵-۴-۶۵۰ اسٹیشن روڈ- حیدرآباد ۵۰۰۰۰۱
۵- ڈاکٹر محمد افضل اقبال ۸۵۵-۳-۱۱ نیو ملے پلی حیدرآباد ۵۰۰۰۰۱
۶- سیل سکشن حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس بیچلرز کوارٹرس- معظم جاہی مارکٹ حیدرآباد ۵۰۰۰۰۱